OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com, DOI: 10.5281/zenodo.10078497

کم عمری کی شادی پر سزا کا تصور اور اسلامی نقطہ نظر

Concept of Punishment on Early Marriage, Islamic Perspective

Hira Sarwar
M.Phil Research Scholar, Lahore College for Women University, Lahore.
Email: hiraandhajra@gmail.com

Received on: 05-10-2022 Accepted on: 10-11-2022

Abstract

Early Marriage is acceptable in almost every religion in the world. In Islam the age of marriage is not set but varies according to the regions and natures of the humans. In some areas kids get puberty in early age whereas in other area kids get puberty in their 18s so we can not specify the age. Some circumstances occurred where early marriage become necessity of the time. In Pakistan there are the laws which have flaws in it. Child Marriage restraint act is one of them. Where early marriage is punishable for the groom and bride's parents. While if the couple get married by their own will without the permission of the Wali or parents, they will be free to do anything. Here we will discuss laws about early marriages and their different situations. We will compare these laws and situations according to Islamic scenarios.

Keywords: Early marriage, Forced Marriage, Child Marriage restraint act, right age for marriage, Age of puberty in Islam.

جلد شادی اور اسلام

اسلام ایک معتدل دین ہے اس میں زندگی کے تمام معاملات کے لیے بڑے متوازن اصول و قوانین وضع کر دیئے گئے ہیں جن کے مخالف جانا یقینا نوع انسانی کے لئے سراسر نقصان کا سودا ہے۔ پاکستان بلاشبہ ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے مگر اس کے کئی قوانین اسلامی قوانین سے متصادم ہوتے نظر آتے ہیں۔ زیر بحث قانون چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ اس کی ایک مثال ہے۔ اسلام میں شادی کی عمر کو خاص نہیں کیا گیا جبکہ پاکستانی قانون میں عمر کو خاص کیا گیا بلکہ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزائیں بھی سنائی گئی ہیں۔

چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ کے تحت شادی 18 سال سے قبل کرنے پر شادی کروانے والوں خواہ وہ ماں باپ ہوں یا کوئی رشتے دار اور شادی کرنے والا یعنی دولہا کو سزا دی جائے گی۔ چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ کے سیکشن 4 میں دولہے کو اگر وہ اٹھارہ سال سے بڑا ہے کی سزا بتائی گئی ہے اور سیکشن 5 اور 6 میں شادی کروانے والے ماں باپ یا رشتے داروں کی سزا کا بتایا گیا ہے کہ جو بھی یہ شادی کرے گا یا کروائے گا اس کو ایک ماہ قید اور ایک ہزار جرمانہ ہو گا یا دونوں سزائیں مل سکتی ہیں۔

Contracts a child marriage shall be punishable with simple imprisonment which may extend to one month, or with fine which may extend to one thousand rupees or with both.[1]

اس ایکٹ میں کی گئی حالیہ تبدیلی نے سزا کی معیاد بڑھادی ہے ایک مہینہ کی بجائے تین سال اور ایک ہزار جرمانے کی بجائے ایک لاکھ تک جرمانے کی حد کر دی گئی ہے یہاں مختلف نوعیات اور مختلف طرح کی گئی شادیوں اور اس میں لگنے والی دفعات کا جائزہ پیش ہے۔

شادی کی عمر کے حوالے سے مختلف طرح کی نوعیات ہو سکتی ہیں۔ یہ ایک متفق بات ہے کہ نکاح اور شادی میں بہر حال لڑکا اور لڑکی کی مرضی کا ہونا لازمی شرط ہے۔ اگر نکاح میں مرضی شامل نہ ہو تو وہ زنا کے زمرے میں آئے گا۔ یہاں مختلف نوعیات ہو سکتی ہیں۔

قانونی بالغ اور زبردستی نکاح

اگر لڑکا اور لڑکی دونوں قانونی طور پر بالغ یعنی 18 سال سے زائد ہیں اور ان کا نکاح زبردستی اور دباؤ ڈال کر کر دیا جائے تو وہ بالکل قابل قبول نہیں اور بد فعلی کے زمرے میں آئے گا اور اس پر قانونی چارہ جوئی ہو گی۔ یہ صورتحال زیادہ تر لڑکیوں کے ساتھ ہو سکتی ہیں جو کسی بھی طرح کسی کے زیر اثر ہوں۔ ماں باپ نہ ہوں، جائیداد کا معاملہ ہو یا پھر اغواء ہو تو بعض اوقات ان کا نکاح کرادیا جاتا ہے تاکہ مالی فوائد حاصل کیے جا سکیں اور جائیداد پر قبضہ کیا جا سکے۔ بعض اوقات لڑکے کو لڑکی پسند آجاتی ہے اور لڑکی کے انکار کے بعد یا ماں باپ کے انکار کے بعد وہ لڑکی کو اغواء کر کے زبردستی نکاح کر لیتا ہے تاکہ اپنی مرضی پوری کر سکے۔ آئین پاکستان میں ایسی لڑکی کے لیے راہیں موجود ہیں۔ وہ اس اغواء کروانے والے پر ان دفعات کے تحت مقدمہ درج کرواسکتی ہے۔

- پاکستان پینل کوڈ 498 بی
- بد فعلی ایکٹ

PPC 498 B کہتا ہے:

Whoever coerces or in any manner whatsoever compels a woman to enter into marriage shall be punished with imprisonment of either description for a term, which may extend to seven years or for a term which shall not be less than three years and shall also be liable to fine of five hundred thousand rupees”.[2]

یعنی جو کوئی بھی کسی لڑکی کی شادی زبردستی کروائے گا اسکو کم از کم 3 سال سے 7 سال تک کی جیل ہو سکتی ہے اور 5 لاکھ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

اس طرح شادی کرنے والے پر بد فعلی کا ایکٹ لگ سکتا ہے کیونکہ لڑکے نے مرضی کے خلاف زبردستی شادی کی ہے لڑکی راضی نہیں اور اسکے ساتھ کیا جانے والا فعل بھی غیر قانونی ہو گا اور اس پر حد جاری ہو گی۔

a) If he or she is a Mohsen, be stoned to death at a public place or
b) If he or she is not Mohsen , be punished at a public place with whipping numbering one hundred stripes.[3]

اس طرح اس پر اغواء کی دفعات بھی لگے گی پاکستان پینل کوڈ 363 کے تحت اسے سات سال کی قید اور جرمانہ بھی ہو سکتا ہے

Whoever kidnaps a person from Pakistan or from lawful guardianship shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to seven years and shall also be liable to fine. [4]

قانونی نابالغ اور زبردستی نکاح

اس طرح کی نوعیت ہو کہ لڑکا یا لڑکی قانونی طور پر نابالغ ہوں اور ان کا نکاح زبردستی ان کی مرضی کے بغیر کرادیا جائے۔اس میں مزید دو طرح کے حالات ہو سکتے ہیں

- قانونی نابالغ اور شرعی بالغ
- قانونی اور شرعی دونوں طرح نابالغ

قانونی نابالغ اور شرعی نابالغ عمروں کا فرق:

اس میں لڑکا اور لڑکی قانونی طور پر تو نابالغ ہوں گے اور ان کی عمر 18 سال سے کم ہوں گی مگر شرعی طور وہ بلوغت اختیار کر چکے ہوں گے۔ یہاں اہم معاملہ یہی ہے کہ قانونی اور شرعی بلوغت کی عمریں میں فرق کیوں رکھا گیا ہے۔

چائلڈرن رائٹ کنوینشن (Children Right Convention) کے مطابق بچہ وہ ہے جو:

A child means every human being below the age of eighteen years.[5]

اس طرح پاکستان میں بھی شادی کے لیے بچے کی عمر جو دی جاتی ہے اس کے مطابق:

Child means a person who is under eighteen years of age.[6]

شرعی طور پر بلوغت:

یعنی قانونی طور پر 18 سال سے کم کو بچہ سمجھا جاتا ہے جب کہ شرعی تعریف اس سے بالکل مختلف ہے۔

اب شرعی طور پر بالغ کو دیکھتے ہیں شرعی طور بلوغت اختیار کرنے کا معیار لڑکیوں کے لیے حیض کا آنا اور لڑکوں کے لیے احتلام کا ہونا ہے۔بلوغت کی ایک اور نشانی زیر ناف بالوں کا اگ آنا ہے۔صاحب کتاب لکھتے ہیں

"یہ تین چیزیں یعنی احتلام، عمر اور زیر ناف بالوں کا اگ آنا لڑکا اور لڑکی دونوں میں اس کا اعتبار ہوگا۔"[7]

لڑکیوں میں بلوغت سائنس کی رو سے:

لڑکیوں میں بلوغت کا مرحلہ عام طور پر آٹھ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور پندرہ سال کی عمر تک جاری رہتا ہے عام طور پر اکثر لڑکیاں تیرہ سال کی عمر تک بالغ ہو جاتی ہیں۔[8]

لڑکوں میں بلوغت میں سائنس کی رو سے:

لڑکوں میں بلوغت کا مرحلہ لڑکیوں کی نسبت دیر سے شروع ہوتا ہے اور ان کا قد بھی لڑکیوں کی نسبت دیر سے بڑھتا ہے۔عام طور بلوغت کا مرحلہ نو سال کی عمر کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔

بلوغت کے آغاز میں بغلوں اور زیر ناف بال نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں[9]

اس طرح میڈ کلی بھی بچے اور بچیوں کی عمر مختلف ہے گویا آٹھ سے نو سال کے بچوں میں بلوغت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو جاتا ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دس سال کے بچے اور بچیوں کے بستر الگ کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ یہی عمر ہے جس میں بچے میں جنسی ہیجان پیدا ہونے لگتا ہے اور احتیاط سے ہی اخلاقی اور معاشرتی برائیوں سے بچا سکتا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

((مروا اولادکم بالصلاۃ وھم ابناء سبع سنین، واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع))[10]

"جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دینا شروع کر دیا کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو (نماز میں سستی کی وجہ سے) ان کی پٹائی کیا کرو اور بستروں میں انہیں علیحدہ علیحدہ کر دیا کرو۔"

دس سال کی عمر بلوغ اور عدم بلوغ کے درمیان حد فاصل ہے۔اس عمر میں سہولت اپنے بال و پر نکالنے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ خفیہ طور پر آگے بڑھتی ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ ساتھ لیٹنا کسی ایسی برائی کا سبب نہ بن جائے پس بگاڑ آنے سے پہلے ہی بند باندھنے کی ضرورت تھی۔[11]

میو کلینک کے مطابق:

"Puberty starts on average in girls between ages 8 and 13 and in boys between ages 9 and 14."[12]

چنانچہ لڑکوں اور لڑکیوں کی بلوغت کی قدرتی عمر 8 سے 14 سال تک ہے۔

پری کاشیس پیوبرٹی(Precautious puberty):

بلوغت کا جلدی شروع ہو جانا پری کاشیس پیوبرٹی (Precautious puberty) کہلاتا ہے۔اس میں بلوغت ایک مناسب عمر سے بھی جلد ہو جاتی ہے۔

When puberty begins before age 8 in girls and before age 9 in boys, it is considered precocious puberty.[13]

اس کا مطلب ہے کہ کچھ کیس میں بلوغت 8 سے 9 سال سے پہلے بھی شروع ہو سکتی ہے اور یہ ایک فطری بات ہے کہا گر بلوغت ہو گئی ہے تو جنسی خواہش پیدا ہونا بھی فطری بات ہے۔آج کل اس کی شرح میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔

"Many experts say that on average, puberty is starting earlier in the U.S. than it did in the past. The average age of menstruation has stayed roughly the same. But studies suggest that early signs -- like breast development -- are happening a year earlier than they did decades ago"[14]

تو اگر بلوغت کی عمر میں کمی ہوئی ہے تو شادی کی عمر بڑھانا نوجوانوں کے ساتھ ظلم ہے خاص کر ان کے لیے جو شرعی اور قانونی طور پر رستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔اور اپنی بنیادی اور فطری ضرورت پوری کرنا چاہتے ہیں۔

قانونی نابالغ اور شرعی بالغ زبردستی شادی:

گو کہ جو لڑکا اور لڑکی شرعی بالغ یا فطری طور پر بالغ ہو گیا اس میں جنس مخالف کی کشش قدرتی عمل ہے اور اس عمر میں شادی کر دینا اگر ضروری ہو تو احسن اقدام ہے مگر بہر حال زبردستی شادی کرنا قطعی طور پر صحیح نہیں ہے نہ ہی ایسی شادی کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ایک صحابیہؓ آپ ﷺ کے پاس آئیں وہ اس شادی پر راضی نہ تھیں جو ان کے والد نے کی تو نبی کریم ﷺ نے شادی منسوخ کر دی۔

زبردستی شادی پر ایک ایکٹ تو (Forced marriage) کا لگے گا جو کہ پاکستان پینل کوڈ PPC498B ہے جس میں اس کی سزا کا تعین کیا گیا ہے اور دوسرا اس پر چائلڈ میرج ریسٹرنیٹ ایکٹ CMRA لگے گا جس کے تحت ایسی شادی کروانے اور کرنے والوں کو سزا ہو گی اور جرمانہ بھی ہو گا جس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔

اس طرح اس پر بدفعلی ایکٹ بھی لگے گا اور حد نافذ ہو گی اگر شادی شدہ ہے اور غیر شادی شدہ کو کوڑے پڑیں گے جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا ہے۔

اس طرح اس پر اغواء کا مقدمہ بھی درج کیا جا سکتا ہے جو کہ پاکستان پینل کوڈ PPC363 اور PPC361 کے تحت ہو گا اور اس کے تحت سزا بھی ملے گی۔

اسلام چونکہ زبردستی کے نکاح کو نہیں مانتا ہے اور یہ بالاتفاق غلط ہے مگر اگر ولی نے کیا ہو تو اس کا جائزہ لیا جائے گا اور حالات و واقعات کو دیکھ کر سلطان یا حکومت اس پر فیصلہ کرے گی لڑکا اور لڑکی کو اسلام نے خیار کا حق دیا ہے اور وہ اگر راضی نہیں تو وہ نکاح کو بلاشبہ منع کر سکتا ہے اور اس کی رائے مقدم ہو گی جیسے کہ احادیث سے ثابت ہے۔

((لا تنكح الايم حتى تسامد ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالو يارسول الله و كيف اذنها قال ان تسكت))[15]

"جس عورت کا خاوند نہ رہا ہو اس کا نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے پوچھ لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اس کی اجازت کیسے ہو گی آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ خاموش رہے۔"

((عن ابن عباس، أن جارية بكرا أتت النبي صلى الله عليه وسلم، فذكرت أن أباها زوجها وهي كارهة، فخيرها النبي صلى))[16]

"ایک کنواری نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے اختیار دیا۔"

گویا لڑکی کو پورا اختیار ہے کہ وہ نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔

امام محمد کا کہنا یہ ہے کہ:

"جس طرح نکاح عورت کے الفاظ سے منعقد ہوتا ہے اور ولی کے اذن و اجازت سے نافذ ہوتا ہے اس طرح ولی کے الفاظ سے منعقد اور عورت کے اذن و اجازت سے نافذ ہو سکتا ہے۔"[17]

بہر حال زبر دستی کے نکاح میں پہلا عمل تو نکاح کو فسخ کرنا ہے اور دوسرا سزا جو کہ صرف حکومت وقت پر موقوف ہے کہ جو وہ مناسب چاہے۔

شرعی نابالغ اور زبردستی نکاح:

اب ایسے نکاح جن میں لڑکا اور لڑکی شرعی طور پر بھی بالغ نہیں ہیں۔ایسے نکاح کی قانونی اور شرعی حیثیت کا جائزہ لیتے ہیں۔

ایسے لڑکے اور لڑکیاں جو بلوغت اختیار نہ کی ہو یعنی ان کی عمر بلوغت سے کم ہو وہ بالاتفاق بچے ہیں۔آئین پاکستان میں ان کے نکاح کرنے پر CMRA چائلڈ میرج ریسٹرنیٹ ایکٹ خصوصی طور پر نافذ کیا جائے گا اس کے علاوہ بد فعلی ایکٹ(Zina act) حدود آرڈیننس(Hadood ordinance)اور پاکستان پینل کوڈPPC361،PPC363اورPPC498Bلاگو ہوں گی۔

شرعی نابالغ کا نکاح شریعت اسلامی میں جائز ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا نکاح چھ سال میں ہوا، حضرت زبیرؓ کی بیٹی کا نکاح جب کہ وہ ایک دن کی تھیں ہوا اور اس طرح حضرت علیؓ کی بیٹی کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا۔البتہ دونوں کو اختیار ہوگا کہ وہ بلوغت کے بعد نکاح کو فسخ کر سکتے ہیں اور یہی کافی ہوگا۔اس سلسلے میں ایک بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے یہ ہے کہ نابالغوں کی شادی کوئی امر تاکیدی نہیں ہے بلکہ ایک امر مباح ہے۔[18]

پسند کی شادیوں کی شرعی و قانونی حیثیت:

بنیادی نقطہ قابل غور ہے کہ اگر والدین بچوں کی شادی جلد کرنا چاہیں تو ان کے لیے قانونی راستے بہت کٹھن بنا دیئے گئے ہیں یعنی CMRA اور Forced marriage جیسے قوانین نافذ کیے جاتے ہیں مگر یہی لڑکے اور لڑکیاں اگر خود اپنی مرضی سے نکاح کرتے ہیں تو انہیں قانونی تحفظ حاصل ہے جو شخصی آزادی اور انسانی حقوق کے تحت ملتے ہیں۔لاہور ہائی کورٹ نے ایک فیصلہ سنایا جس کی خبر یوں شائع ہوئی:

"لاہور ہائی کورٹ نے لو میرج کرنے والی پروین اور عمران کی درخواست پر فیصل آباد کی پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ درخواست گزاروں کی ازدواجی زندگی میں مداخلت سے باز رہے۔"[19]

اس طرح ایک اور خبر شائع ہوتی ہے:

"پولیس کو اس بات کا اختیار حاصل نہیں کہ وہ شہریوں کی ازدواجی زندگی میں مداخلت کرتی پھرے پولیس اپنی قانونی حدود میں رہے اور حدود سے تجاوز کرنے وال پولیس اہل کار سزا کے مستحق ہیں۔"[20]

جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا نکاح الا بولی))

"ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔"[21]

اس طرح ایک اور حدیث شریف ہے:

((أيما امرأة نكحت بغير إذن مواليها فنكاحها باطل . ثلاث مرات))[22]

"جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے تین بار فرمایا۔"

جب واضح احادیث ملتی ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں اور باطل ہیں پھر یہ پسند کی شادیاں یعنی کورٹ میرجز کیسے صحیح ہو سکتی ہیں۔

صاحب کتاب لکھتے ہیں:

"اس اعتبار سے لو میرج (محبت کی شادی)، کورٹ میرج (عدالتی شادی) اور سیکرٹ میرج (خفیہ شادی) قطعاً ناجائز ہیں۔ ایک اسلامی معاشرے میں ان کا کوئی جواز نہیں ہے۔"[23]

اسلام کی مذکورہ تعلیم میں بڑا اعتدال و توازن ہے لڑکی کو تاکید ہے کہ والدین نے اسے پالا پوسا ہے اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا ہے وہ مستقبل میں بھی جب کہ وہ اپنی نوجوان بچی کو دوسرے خاندان میں بھیج رہے ہیں اس کے لیے روشن امکانات دیکھ رہے ہیں اور اس کی روشنی ہی میں انہوں نے اس کے مستقبل کا فیصلہ کیا ہے اس لیے وہ اپنے محسن خیر خواہ اور مشفق و ہمدرد والدین کے فیصلے کو رضامندی سے قبول کرے۔[24]

اس طرح دوسری طرف کہا گیا:

"اگر کوئی ولی بالجبر ایسا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو فقہاء نے ایسے ولی کو ولی عاضل قرار دے کر ولی ابعد کو آگے بڑھ کر اس کی شادی کرنے کی تلقین کی ہے۔"[25]

آج کل عدالتوں میں نوجوان لڑکیوں کے از خود نکاح کرنے کے جو مقدمات پیش ہو رہے ہیں ان میں مذکورہ دو صورتوں میں سے کسی ایک صورت کا تعین اور تحقیق کیے بغیر صرف اس بنیاد پر فیصلہ کرنا یا بعض علماء کا فتویٰ دینا کہ نوجوان لڑکی ولایت کی محتاج نہیں ہے اس لیے یہ نکاح جائز ہے قرآن وحدیث کی رو سے اور صحابہ اور جمہور علماء فقہاء کے مسلک کی روشنی میں بالکل غلط ہے۔[26]

عدالتیں اگر قرآن وحدیث کو اپنا حکم مانتی ہیں تو وہ ایسا فیصلہ دینے کی مجاز نہیں۔[27]

تمام مسالک ولایت کے معاملے میں متفق ہیں فقہ حنفی والے ولایت اور لڑکی کی رضامندی دونوں کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ البتہ کفو اور غیر کفو کے اعتبار سے لڑکی کو کہیں اجازت دی گئی ہے کہ اگر غیر کفو سے لڑکی نے نکاح کیا تو ولی عدالت سے منسوخ کرا سکتا ہے۔

صاحب کتاب کہتے ہیں:

"پہلے لڑکی کو فساد برپا کرنے کی اجازت دے دی جائے البتہ بعد میں اس کا ازالہ عدالتوں کے ذریعے سے کیا جائے۔"[28]

پھر کہتے ہیں:

"یہ کیا ضروری ہے کہ پہلے لڑکی کو آزادی دی جائے اور پھر اسے سلب کرنے کے لیے دونوں خاندانوں کو عدالتی بکھیڑے میں ڈال کر ان کی ذلت و رسوائی کا اہتمام کیا جائے۔"[29]

ایک امریکی خاتون اول کا کہنا ہے کہ:

"امریکہ میں ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بغیر شادی کیے طالبات اور لڑکیاں حاملہ بن جاتی ہیں۔"[30]

گویا مغرب کی تقلید میں ہمیں یہ بات مد نظر رکھنی چاہیئے کہ اسکا نتیجہ اس صورت میں سامنے آئے گا اگر ہم نے شادی کے معاملات میں توازن کا خیال نہ رکھا تو کوئی بعید نہیں کہ یہاں بھی بھاگ کر کرنے والی شادیوں حتیٰ کہ شادی کے بغیر حاملہ ہونے والی لڑکیوں کی تعداد میں بے حد اضافہ ہو گا اور معاشرہ انتشار کا شکار ہو گا۔

اسلام کے عدل و توازن والے نظام کا قیام انتہائی ضروری ہے کہ لڑکی کی مرضی کا بھی خیال رکھا جائے اور ولی کے اختیارات کا بھی اور شادی کو آسان بنایا جائے تاکہ معاشرتی بگاڑ سے بچا جا سکے۔

References

1. Child Marriage restraint act 1929, Senate of Pakistan
2. Pakistan Penal code 498 B, Chapter 20 A , Of offenses against women, Senate of Pakistan
3. The offence of Zina Ordinance 1979, Ordinance no vii of 1979, Article 5
4. Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860), October 6th 1860, Of Kidnapping, Abduction, Slavery and Forceful, 363
5. Convention on the Rights of the child, Part 1, Article 1
6. Child Marriage Restraint Act, Senate of Pakistan ,2018, P 1
7. https://www.webrd.com/children/courses.
8. Myoclonic/diseases conditions/precocious puberty/symptoms causes, feb15, ء 2021.
9. Muslim bin Hajjaj, Imam, Al jami Al sahih, Kitab un Nikah, Hadees 3473
10. Abu Dawood Suleman Bin Ashaas, Translater Abu Amar Umar Farooq, Sunan Abu Dawood, Atqaad Publishing House, Dihli, August 2012,Kitab us Salah, Hadees (2096,2097)
11. Tanzeel ur Rehman, Dr , Majmoah Qwaneen e Islam, Adara Tahqeeqat e Islami, Islamabad, Part1,Page79
12. Tanzeel ur Rehman, Dr , Majmoah Qwaneen e Islam,P217
13. Daily Jang Lahore, 20 August ء 1999, Page 16 column 6
14. Daily Jang Lahore, 9 September ء 1999
15. Sunan Abu Dawood,Part 2, P600, Hadees 2085
16. Sunan Abu Dawood, Hadees 2083
17. Salahud din Yousuf, Hafiz, Mafroor Larkion ka nikah aur hamari Adalten, Dar us salam, P14
18. Sunan Abu Dawood, Kitab un Nikah, Part 2, P599
19. Sunan Abu Dawood, Kitab un Nikah, Part 2, P599
20. Salahud din Yousuf, Hafiz, Mafroor Larkion ka nikah aur hamari Adalten, P 64
21. Salahud din Yousuf, Hafiz, Mafroor Larkion ka nikah aur hamari Adaltain p, 86.